سوال

(49) مسجدوں میں ذکر کی مجلسیں منعقد کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سی مسجدوں میں ذکر کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں۔ جن میں خودساختہ طریقوں سے زکر الٰہی کا اہتمام اور بعض الفاظ کا مخصوص انداز میں ورد کرایا جاتا ہے۔ کیا احادیث میں ان کا کوئی ثبوت ملتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلا ریب اللہ کی یاد اور اس کا ذکر ہر مومن کا مطلوب اور حرز جان ہے لیکن اس کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی اور مخصوص ہیئت اجتماعی اور خاص انداز میں ذکر مقطع (الفاظ کو کاٹ کر جیسے ھو ھو) کا شریعت مطہرہ میں کہیں نام ونشان نہیں ملتا۔ جس طرح کہ مشار الیہ قوم کے ہاں مروج ہے۔ یاد رہے جو شئی عہد نبوت میں دین کی تھی وہ آج بھی دین ہے۔ اور جو اس وقت دین نہیں تھی۔ وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی۔''چاہے اس کے اثبات کےلئے سو جتن کئے جائیں۔ (قالہ الامام مالک رحمۃ اللہ علیہ) الاعتصام فی ذم البدع(۱/۳۳) للشاطبی

اسی بناء پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد میں جمے ہوئے حلقہ ذکر جہاں سو سو دفعہ تسبیحات اور تکبیرات کا ورد کرایا جارہا تھا تند و تیز لہجہ میں فرمایا:

«ویلکم یا امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم! ما اسرع ہلاکتکم! صحابۃ نبیکم متوافرون وہذہ ثیابہ لم تبل وآنیتہ تکسر والذي نفسی بیدہ انکم لعلیٰ ملۃ ہی اہدي من ملۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوفاتحوا باب ضلالۃ؟ قالوا: واللہ یا ابا عبدالرحمن! ما اردنا الا الخیر قال: وکم من مرید للخیر لم یصبہ» الدارمی باب فی کراھیۃ اخذ الرای (206) وقال محققہ سلیم: اسنادہ جید واللفظ لہ والطبرانی فی الکبیر(9/126۔127) (سنن نسائی 1/68 باسناد صحیح)

یعنی ''اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تمھیں کیا ہوگیا کس قدر جلدی برباد ہورہے ہو؟ ابھی تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ عنھم اجمعین بکثرت تم میں موجود ہیں۔ اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوئے۔ اور برتن ٹوٹنے نہیں پائے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کیا تمہارا مسلک زیادہ ہدایت والا ہے۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین یا کیا تم گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: ابو عبدالرحمن! ہمارا ارادہ تو محض خیر ہے۔ جواباً فرمایا: کتنے ہی وہ لوگ ہیں جو خیر کو چاہتے ہوئے بھی اسے محروم رہتے ہیں۔''

لہذا ماثورہ ادعیہ کے ساتھ یاد الٰہی کی کیفیت وہی ہونی چاہیے جس کی ت تصریح کتاب ھدیٰ میں بایں الفاظ موجود ہے:

''جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں۔''

یہاں یہ اشکال پیدا ہوسکتا ہے کہ بعض روایات میں وارد ہے:

ماجلس قوم مجلسا یذکرون اللہ الا حفتھم الملائکۃ و غشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ''صحیح مسلم (6855) وابن ماجہ (3791)

یعنی ''جب کوئی قوم کسی مجلس میں ''اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے ان کا احاطہ کرلیتے ہیں۔ اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور ان پر تسلی نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر ان (فرشتوں) میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔''

اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی تفسیر صحیح مسلم کی حدیث میں یوں ہے:

«ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ و غشیتھم الرحمۃ و حفتھم الملائکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ» صحیح مسلم ایضا

یعنی ''جب کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر یعنی مسجد وغیرہ میں جمع ہوکر آپس میں کتاب اللہ کو پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان کا تذکرہ جو اللہ کے پاس ہیں ان میں ہوتا ہے۔''

صاحب المراۃ ''فی بیت من بیوت للہ'' کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہو شامل جمیع ما یبنی للہ تقربا الیہ من المساجد والمدارس والرباط''

یعنی لفظ حدیث ''اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں'' یہ لفظ شامل ہے۔ تمام ان چیزوں کو جن کی تعمیر اللہ کے تقرب کے لئے ہوئی ہے۔ مثلا مدارس۔ مساجد۔ اور رباط۔ یعنی فقراء کے لئے دینی وقف گاہیں وغیرہ۔ (1/184)

اس سے معلوم ہوا ان احادیث کے مصداق وہ پاکباز لوگ ہیں۔ جو ہمہ تن کتاب و سنت کی اشاعت میں مصروف کار رہتے ہیں۔ نہ کہ اہل بدعت جو اپنی طرف سے محافل ذکر کا اختراع کرکے رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے تھوپتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ پہلی حدیث میں سابقہ پروگرام کے تحت کسی خاص محفل کے انعقاد کا ذکر نہیں ہے بلکہ مقصود یہاں اتفاقی مجلس ہے جو عام طور پر مساجد میں جمتی رہتی ہے قطع نظر ذکری اجتماعی قیادت کے ہر ایک اپنی بساط کے مطابق انفرادی طور پر ذکر میں مصروف رہتا ہے یہ بھی مجلس کی صورت ہی ہے۔

اور جہاں تک اس محفل سے آپ کے محظوظ ہونے کا تعلق ہے سو اس بارے میں عرض ہے بدعت کا یہ خاصہ ہے کہ ہمیشہ اس میں تحسینی پہلو غالب نظر آتا ہے۔ جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد» انظر الرقم المسلسل

یعنی ''جس نے ہمارے دین میں اضافہ کیا وہ مردود ہے''

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص225

محدث فتویٰ